

ہے۔ اے محبوب! سوچ کہ اس حالت میں ہمارے لیے تیرے کوچے سے بھاگنے یا چلے جانے کی کون سی صورت ہے ؟

اس شعر میں ضعف کی شدت پر اس لیے زور دیا گیا کہ اگر چلے جانے کی طاقت ہوتی تو اس کا امکان خیال میں آ سکتا تھا۔ جب طاقت ہی نہیں رہی تو امکان ہی خارج از بحث ہے، ہم جا سکتے ہی نہیں۔

۴۔ لغات۔ نگاہ غلط انداز : وہ نظر جو غلطی سے، بھولے سے بے التفاتی سے بلا ارادہ کسی پر پڑ جائے۔

سم : زہر۔

شرح : شناسائی اور جان پہچان کا ساتھ غفلت کیجے تاکہ دل کے لیے امید کی کوئی روشنی باقی رہے۔ یہ آپ انجانوں کے سے انداز میں بے التفاتی سے بلا ارادہ جو نظر ڈال رہے ہیں، یہ تو ہمارے لیے زہر ہے، جو ہمیں موت کا پیغام دیتی ہے۔

میرزا نے اس شعر میں تغافل کی دو صورتیں پیدا کی ہیں، ایک وہ جو جانے پہچانے آدمیوں سے برتا جاتا ہے، دوسرا وہ جو انجانے آدمیوں سے کیا جاتا ہے۔ میرزا تغافل پر راضی ہیں، لیکن ایسا تغافل، جو جانے پہچانے آدمیوں سے روا رکھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں عاشق کے لیے یہ امید باقی رہتی ہے کہ کسی وقت تغافل ختم ہو جائے گا اور محبوب کے التفات سے جی بھر کر محفوظ ہونے کا موقع ملے گا، لیکن جو تغافل انجانے آدمیوں سے کیا جاتا ہے، اس میں امید کی کون سی صورت ہو سکتی ہے وہ تو ہر انجان آدمی کے لیے برتا جاتا ہے۔ وہ تو یقیناً عاشق کے لیے زہر کا حکم رکھتا ہے۔

۵۔ لغات۔ ہم طرحی۔ ہم مشربی، یک رنگی، ایک جیسا ہونا۔

بانگِ حزیں : درد بھری صدا، غم انگیز آواز  
تیرخِ دو دم : دودھاری تلوار۔